۷

# ابتدائی حساب

**اس سبق کی تدریس کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:**

- کسی علمی، ادبی یا صحافتی موضوع پر اپنے مطالعے، تجربے اور مشاہدے کی روشنی میں سامعین کے سامنے درست تلفظ اور لب و لہجے کے ساتھ زبانی تقریر کر سکیں۔
- مختلف عبارات کی غرض وغایت اور ساخت کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان کا مناسب اور محتاط موازنہ کر سکیں۔
- دو نثر پاروں کا موازنہ کر سکیں اور مصنف / شاعر کا انداز بیاں سمجھ کر اس پر تبصرہ کر سکیں۔
- مختلف تحاریر پڑھ کر ان میں سے عالمی مسائل کی نشان دہی کرتے ہوئے ان کے حل کی تجاویز پیش کر سکیں۔
- جملے کی ساخت، بناوٹ، روز مرہ اور محاورے کے لحاظ سے غلط فقرات کی درستی کر سکیں۔
- اپنی جماعت کے معیار کے مطابق روز مرہ، ضرب الامثال اور محاورات میں امتیاز کر سکیں اور ان کے مرکب جملے تحریر کر سکیں۔
- متعلقہ معلومات کی فراہمی کے لیے مختلف دستاویزی فارم مثلاً: داخلہ فارم، شناختی کارڈ فارم، ریلوے رعایت کرایہ فارم، مختلف رجسٹریشن فارمز، رکنیت فارم، پاسپورٹ فارم، بینک اکاؤنٹ فارم، قومی بچت فارم، خدمات افادی فارم وغیرہ پُر کر سکیں۔
- نئے الفاظ بناتے ہوئے سابقوں اور لاحقوں کا استعمال کر سکیں۔
- علاماتِ اوقاف (سکتہ، وقفہ، رابطہ، تفصیلیہ، ختمہ، سوالیہ / استفہامیہ، فجائیہ) کو پہچان کر تحریری اظہار میں اس کی اہمیت سے آگاہ ہو سکیں۔

**پڑھیں**

حساب کے چار بڑے قاعدے ہیں:

جمع، تفریق، ضرب، تقسیم

پہلا قاعدہ: جمع

جمع کے قاعدے پر عمل کرنا آسان نہیں

خصوصاً مہنگائی کے دنوں میں

سب کچھ خرچ ہو جاتا ہے

کچھ جمع نہیں ہو پاتا

جمع کا قاعدہ مختلف لوگوں کے لیے مختلف ہے

عام لوگوں کے لیے ۱+۱=۲/۱ ۱

کیوں کہ ۲/۱ انکم ٹیکس والے لے جاتے ہیں۔

تجارت کے قاعدے سے جمع کریں تو ۱+۱ کا مطلب ہے گیارہ۔
رشوت کے قاعدے سے حاصل جمع اور زیادہ ہو جاتا ہے۔
قاعدہ وہی اچھا جس میں حاصل جمع زیادہ سے زیادہ آئے بشرطیکہ پولیس مانع نہ ہو۔
ایک قاعدہ زبانی جمع خرچ کا ہوتا ہے
یہ ملک کے مسائل حل کرنے کے کام آتا ہے
آزمودہ ہے۔

## تفریق

میں سندھی ہوں۔ تو سندھی نہیں ہے
میں بنگالی ہوں، تو بنگالی نہیں ہے
میں مسلمان ہوں، تو مسلمان نہیں ہے
اس کو تفریق پیدا کرنا کہتے ہیں
حساب کا یہ قاعدہ بھی قدیم زمانے سے چلا آرہا ہے
تفریق کا ایک مطلب ہے، منہا کرنا
یعنی نکالنا ایک عدد میں سے دوسرے عدد کو
بعض عدد از خود نکل جاتے ہیں
بعضوں کو زبردستی نکالنا پڑتا ہے
ڈنڈے مار کر نکالنا پڑتا ہے
فتوے دے کر نکالنا پڑتا ہے

ایک بات یاد رکھیے
جو لوگ زیادہ جمع کر لیتے ہیں
وہی زیادہ تفریق بھی کرتے ہیں
انسانوں اور انسانوں میں
مسلمانوں اور مسلمانوں میں
عام لوگ تفریق کے قاعدے کو پسند نہیں کرتے

کیونکہ حاصل تفریق کچھ نہیں آتا
آدمی ہاتھ ملتارہ جاتا ہے

## ضرب

تیسرا قاعدہ ضرب کا ہے
ضرب کی کئی قسمیں ہیں
مثلاً ضرب خفیف، ضرب شدید، ضرب کاری وغیرہ
ضرب کی ایک اور تقسیم بھی ہے
پتھر کی ضرب، لاٹھی کی ضرب، بندوق کی ضرب
علامہ اقبال کی ضربِ کلیم ان کے علاوہ ہے
حاصل ضرب کا انحصار اس پر ہوتا ہے کہ ضرب کس چیز سے دی گئی ہے یا لگائی گئی ہے
آدمی کو آدمی سے ضرب دیں تو حاصل ضرب بھی آدمی ہی ہوتا ہے
لیکن ضروری نہیں کہ وہ زندہ ہو
ضرب کے قاعدے سے کوئی سوال حل کرنے سے پہلے تعزیرات پاکستان پڑھ لینی چاہیے۔

## تقسیم

یہ حساب کا بڑا ضروری قاعدہ ہے۔ سب سے زیادہ جھگڑے اسی پر ہوتے ہیں۔
تقسیم کا مطلب ہے بانٹنا
اندھوں کا آپس میں ریوڑیاں بانٹنا
بندر کا بلیوں میں روٹی بانٹنا
چوروں کا آپس میں مال بانٹنا

مل بانٹ کر کھانا اچھا ہوتا ہے
دال تک جوتوں میں بانٹ کر کھانی چاہیے
ورنہ قبض کرتی ہے

تقسیم کا طریقہ کچھ مشکل نہیں ہے
حقوق اپنے پاس رکھیے
فرائض دوسروں میں بانٹ دیجیے۔
روپیہ پیسہ اپنے کیسے میں ڈالیے
قناعت کی تلقین دوسروں کو کیجیے۔
آپ کو مکمل پہاڑہ مع گر یاد ہو
تو کسی کو تقسیم کی کانوں کان خبر نہیں ہو سکتی۔ آخر کو ۱۲ کروڑ کی دولت کو ۲۲ خاندانوں نے آپس میں تقسیم کیا ہی ہے؟ کسی کو پتہ چلا؟

سوالات

۱۔ تفریق کے قاعدے سے دودھ میں سے مکھی نکالو۔
۲۔ آدمی ضرب مسلسل کی تاب کہاں تک لا سکتا ہے؟
۳۔ جو اندھے نہیں، وہ بھی ریوڑیاں اپنوں ہی میں کیوں بانٹتے ہیں؟

(اردو کی آخری کتاب)

**ابن انشا (۱۹۲۷ء-۱۹۷۸ء)**

ابن انشا کا اصلی نام شیر محمد خان تھا۔ تخلص انشاء تھا لیکن مشہور انشاجی کے نام سے ہوئے۔ ابن انشاء 15 جون 1927ء کو ضلع جالندھر میں پیدا ہوئے۔ 1942ء میں لدھیانہ ہائی سکول سے درجہ اوّل میں میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ گھریلو الجھنوں کے باوجود انھوں نے تعلیمی سلسلہ منقطع نہیں ہونے دیا، چنانچہ 1944ء میں منشی فاضل کا امتحان پاس کرنے کے بعد انھوں نے 1946ء میں جامعہ پنجاب سے بی اے کی ڈگری حاصل کی۔ گریجویشن کرنے کے بعد انشاء جی نے ملٹری اکاؤنٹس کی ملازمت کو خیر باد کہا اور دہلی جا کر امپیریل کونسل آف ایگریکلچرل میں بھرتی ہو گئے۔ قیام پاکستان کے بعد وہ لاہور آئے اور 1947ء سے 1949ء تک ریڈیو پاکستان لاہور میں کام کرتے رہے۔ جولائی 1949ء میں وہ ریڈیو پاکستان کی ملازمت کے سلسلے میں کراچی منتقل ہو گئے جہاں انھوں نے اردو کالج کراچی میں داخلہ لیا اور 1953ء میں اردو زبان و ادب میں ایم اے کیا۔

ابن انشا ایک بلند پایہ کالم نگار، مصنف، مترجم، مزاح نگار اور شاعر تھے۔ ہندی ادب کا انھوں نے گہرا مطالعہ کیا تھا۔ ۱۹۶۵ء میں روزنامہ "انجام" میں "باتیں انشاجی" کے عنوان سے لکھتے رہے۔ مطالعاتی مواد کے امور میں ابن انشا پاکستان میں یونیسکو کے نمائندے تھے۔ سفر ناموں، ترجموں اور شاعری پر مبنی تصنیفات اور تالیفات کا ایک وسیع ذخیرہ ابن انشا نے ہمارے ادب میں چھوڑا ہے۔ اردو سفر ناموں کو تحریر کی شگفتگی اور طنز و مزاح سے متعارف کرانے میں ابن انشا کا نمایاں کردار ہے۔ "اردو کی آخری کتاب" طنزیہ و مزاحیہ ادب میں ایک نمایاں تصنیف کی حیثیت کی حامل ہے۔ ۱۱/ جنوری ۱۹۷۸ء کو ابن انشاء لندن میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ ابن انشاء کی شاعری میں بڑا درد، سوز اور گداز ہے لیکن ان کی تصانیف کے نام یہ ہیں۔ "چاند نگر" "اس بستی کے ایک کوچے میں" (شعری مجموعے)، "بلو کا بستہ" (بچوں کی نظمیں)، "دنیا گول ہے"، "آوارہ گرد کی ڈائری"، "اردو کی آخری کتاب"، "اردو کی آخری کتاب" (مزاح)۔ "چلتے ہو تو چین کو چلیے"، "ابن بطوطہ کے تعاقب میں"، (سفر نامے)، "سحر ہونے تک" (ترجمہ روسی ناول)، "انشاجی کے خطوط"، "نگری نگری پھرا مسافر"۔

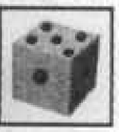

## مشق

۱۔ سبق کے مطابق درست جواب کا انتخاب کریں۔

i۔ حساب کا قدیم زمانے سے استعمال ہونے والا قاعدہ ہے:

الف۔ جمع   ب۔ تقسیم   ج۔ ضرب   د۔ تفریق

ii۔ سبق میں سب سے زیادہ کن مسائل کا پوشیدہ طریقے سے ذکر کیا گیا ہے؟

الف۔ معاشرتی   ب۔ مذہبی   ج۔ سیاسی   د۔ عالمی

iii۔ کسی کی کہی ہوئی بات کو انھی الفاظ میں بیان کرنے کو قواعد میں کیا کہتے ہیں؟

الف۔ محاورہ   ب۔ روزمرہ   ج۔ مقولہ   د۔ ضرب المثل

iv۔ درج ذیل میں سے کون سی اصطلاح مجازی معنوں میں استعمال ہوتی ہے؟

الف۔ تشبیہ   ب۔ کنایہ   ج۔ روزمرہ   د۔ محاورہ

v۔ "آسمان سے باتیں کرنا" قواعد کی رو سے کیا ہے؟

الف۔ محاورہ   ب۔ استعارہ   ج۔ مقولہ   د۔ ضرب المثل

۲۔ درج ذیل متن کو پڑھ کر دیے گئے سوالات کے جوابات دیں۔

حساب کے چار بڑے قاعدے ہیں:
جمع، تفریق، ضرب، تقسیم
پہلا قاعدہ: جمع
جمع کے قاعدے پر عمل کرنا آسان نہیں
خصوصاً مہنگائی کے دنوں میں
سب کچھ خرچ ہو جاتا ہے
کچھ جمع نہیں ہو پاتا
جمع کا قاعدہ مختلف لوگوں کے لیے مختلف ہے
عام لوگوں کے لیے ۱+۱=۱-۱/۲
کیوں کہ ۱۱/۲ کم ٹیکس والے لے جاتے ہیں۔
تجارت کے قاعدے سے جمع کریں تو ۱+۱ کا مطلب ہے گیارہ۔
رشوت کے قاعدے سے حاصل جمع اور زیادہ ہو جاتا ہے۔

سوالات:

الف۔ حساب کے بڑے قاعدے کتنے ہیں؟

ب۔ کن دنوں میں جمع کے قاعدے پر عمل کرنا آسان نہیں؟

ج۔ مہنگائی کے دنوں میں جمع کے قاعدے پر عمل کرنا آسان کیوں نہیں ہوتا؟

د۔ عام لوگوں کے جمع کا قاعدہ کیا ہے؟

ہ۔ تجارت سے جمع کرنے کا قاعدہ کیا ہے؟

۳۔ ''اردو ادب'' زندگی میں رونق پیدا کرتا ہے۔ اس موضوع پر درست تلفظ اور لب و لہجے کے ساتھ اپنے طالب علم ساتھیوں کے سامنے زبانی تقریر کریں۔

۴۔ شوکت تھانوی، شفیق الرحمن، پطرس بخاری اور مشتاق احمد یوسفی اردو مزاح نگاری میں روشن ستاروں کی مانند چمکتے ہیں۔ مختلف طلبہ ان میں سے دو دو مزاح نگاروں کی تحریریں پڑھیں اور ان کی تحریروں کی غرض و غایت اور ساخت کو پیش نظر رکھتے ہوئے، ان کا مناسب اور محتاط موازنہ کریں اور مصنفین کا انداز بیان سمجھ کر اس پر تبصرہ کریں۔

۵۔ کسی رسالے، کتاب یا اخبار سے کسی ایسی تحریر کا انتخاب کریں جس میں کسی عالمی مسئلے کا ذکر کیا گیا ہو۔ اس تحریر کا تراشا کاٹ کر کاپی پر چسپاں کریں اور استاد محترم کی رہ نمائی میں اس عالمی مسئلے کے حل کی تجاویز بھی پیش کریں۔

۶۔ جملے کی ساخت، بناوٹ اور روز مرہ، محاورے کے لحاظ سے درج ذیل غلط فقرات / جملوں کی درستی کریں۔

۔آج کل ہر طرف آپ کی طوطی بولتی ہے۔

۔گائے کے آگے بانسری بجانا

۔یہ منھ اور مونگ کی دال

۔گدھے بیچ کر سونا

۔لال سرخ ہونا

۔ماں اپنے جواں بیٹے کی موت پر بارہ بارہ آنسو روئی۔

۔اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں دانے۔

۔وہ پریشانی میں آسمان ہاتھوں پہ اٹھالیتا ہے۔

۔میری چشم میں درد نہ ہوتی تو میں تمھاری سالگرہ پر ضرور آتی۔

❖ دیے گئے محاورات اور ضرب الامثال کی نشان دہی کریں اور ان کے سادہ اور مرکب جملے بنائیں۔

| | محاورہ | ضرب المثل |
|---|---|---|
| ورہم برہم ہونا | | |
| جس کی لاٹھی اُس کی بھینس | | |
| آنکھیں بچھانا | | |
| غرور کا سر نیچا | | |
| نو دو گیارہ ہونا | | |
| ناک میں دم کرنا | | |
| اُلٹے بانس بریلی کو | | |
| آنکھیں آنا | | |
| آگ بگولہ ہونا | | |
| نو نقد نہ تیرا ادھار | | |
| جس کی لاٹھی اُس کی بھینس | | |
| ہتھیلی پر سو جانا | | |

❖ درج ذیل سابقوں کی مدد سے کم از کم تین تین نئے الفاظ بنائیں۔

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ہم | آن | خوش | با | گل |

❖ درج ذیل لاحقوں کی مدد سے کم از کم تین تین الفاظ بنائیں۔

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| گیر | دار | نُما | بے | مند |

۶۔ اس سبق کے اہم نکات اس طرح لکھیں کہ اس کا خلاصہ تحریر ہو جائے۔

## ۷۔ رموزِ اوقاف

رموز جمع ہے رمز کی اور اس سے مراد اشارہ یا علامت ہے۔ اوقاف جمع ہے وقف کی اور اس کا مطلب ہے ٹھہراؤ۔ جملوں یا عبارت میں ٹھہراؤ، توقف یا وقف پیدا کرنے کے لیے جو علامات استعمال کی جاتی ہیں انھیں رموزِ اوقاف کہا جاتا ہے اگر عبارت میں یہ علامات درست طریقے سے استعمال نہ کی جائے تو جملے یا عبارت کا مفہوم بھی درست طریقے سے سمجھ میں نہ آسکے گا۔

## i۔ سکتہ (،)

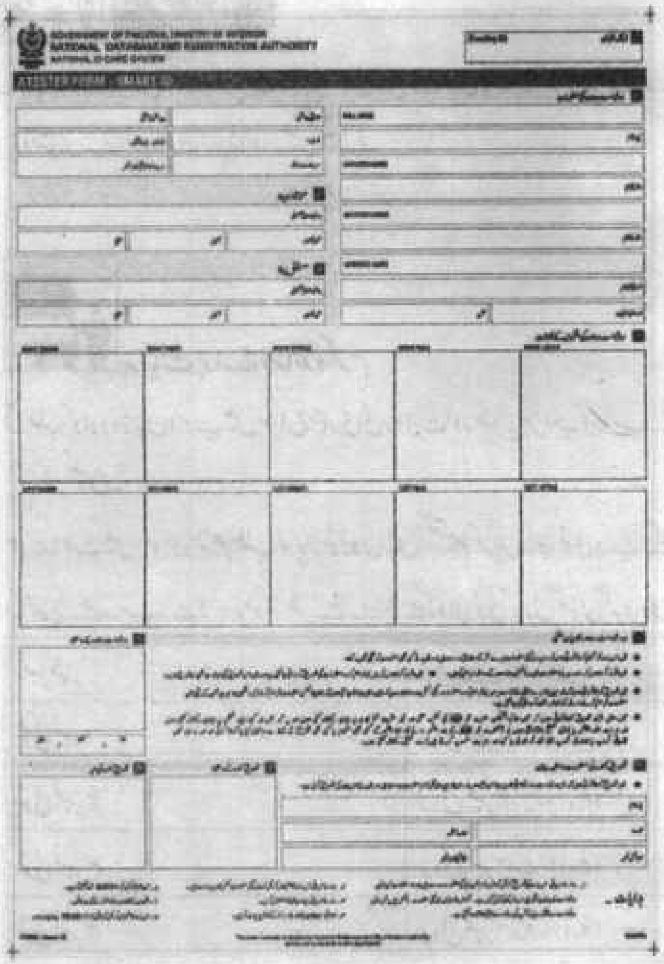

ایک ہی قسم کے دو سے زیادہ کلموں میں مختصر ترین وقف یا ٹھہراؤ کے لیے یہ علامت استعمال کی جاتی ہے۔ مثلاً: احمد، اکرم، اصغر اور عدنان بازار گئے۔

لاہور، کراچی، پشاور اور کوئٹہ پاکستان کے بڑے شہر ہیں۔

## ii۔ وقفہ (؛)

جب ٹھہراؤ سکتہ سے زیادہ ہو، یا جملے کے لیے اجزا کو ایک دوسرے سے الگ کرنا مقصود ہو تو یہ علامت استعمال کی جاتی ہے۔ مثلاً: جیسا کرو گے؛ ویسا بھرو گے؛ جو بوؤ گے؛ سو کاٹو گے۔

آپ آنا چاہتے ہیں؛ تو آیئے؛ جانا چاہتے ہیں؛ تو تشریف لے جایئے۔

## iii۔ رابطہ (:)

جملوں یا عبارت میں ٹھہراؤ علامتِ وقفہ سے زیادہ ہو تو یہ علامت استعمال کی جاتی ہے۔ کسی نے سچ کہا: تندرستی ہزار نعمت ہے۔

کیا خوب سودا نقد ہے: اِس ہاتھ دے اُس ہاتھ لے۔

## iv۔ ختمہ ( ۔ )

جملے کے خاتمے پر یا مخففات کے درمیان یہ علامت لگائی جاتی ہے۔ مثلاً:

آمنہ نے کتاب پڑھ لی۔ مائیکل گھر چلا گیا۔

ایم۔بی۔بی۔ایس، پی۔ایچ۔ڈی وغیرہ

## v۔ تفصیلیہ ( :۔ )

کسی بات یا نکتے کی تفصیل بیان کرنا مقصود ہو تو یہ علامت استعمال کی جاتی ہے۔ مثلاً: علامہ اقبال نے فرمایا:۔ بارھویں جماعت کے طلبہ کے نام:۔

## vi۔ سوالیہ یا استفہامیہ ( ؟ )

اگر جملہ سوالیہ ہو تو اس کے اختتام پر ختمہ کے بجائے سوالیہ یا استفہامیہ کی علامت استعمال کی جاتی ہے۔ مثلاً: آپ کا نام کیا ہے؟

❖ رموزِ اوقاف سے کیا مراد ہے؟ سکتہ، وقفہ، رابطہ کی مثال دے کر وضاحت کریں۔

۸۔ شناختی کارڈ کے فارم کا نمونہ دیا جا رہا ہے۔ نادرا کی ویب سائیٹ سے اس فارم کو ڈاؤن لوڈ کر کے آپ اسے پُر کرنے کی مشق کریں۔

## سرگرمی

۱۔ طلبہ کو ٹولیوں میں تقسیم کریں۔ ہر ٹولی سبق میں سے اپنی پسند کا اقتباس منتخب کرے اور اونچی آواز میں تلفظ، لحن اور روانی سے پڑھے۔ دوسری ٹولی اُس اقتباس کے اہم نکات اپنے الفاظ میں بتائے۔

## ہدایات برائے اساتذہ کرام

۱۔ طلبہ کو اردو زبان و ادب میں مزاح نگاری کی روایت اور طنزیہ مزاحیہ اسالیب سے آگاہ کریں تاکہ طلبہ نثر پاروں کا باہم موازنہ کر سکیں اور ان پر تبصرہ کر سکیں۔

۲۔ جماعت میں موجود تمام طلبہ کو چار ٹولیوں میں تقسیم کریں۔ ہر ٹولی دیے گئے جدول کے مطابق متعلقہ متن دوبارہ تلفظ، لب و لہجے اور تاثر کے ساتھ پڑھے۔ سب سے زیادہ موثر طریقے سے پڑھنے والی ٹولی کو دل کھول کر داد دیں۔

| نمبر شمار | ٹولی بنانے کا طریقہ | متن کا حصہ |
|---|---|---|
| ٹولی نمبر ۱ | رول نمبر ۱، ۵، ۹، ۱۳ | جمع کا قاعدہ |
| ٹولی نمبر ۲ | رول نمبر ۲، ۶، ۱۰، ۱۴ | تفریق کا قاعدہ |
| ٹولی نمبر ۳ | رول نمبر ۳، ۷، ۱۱، ۱۵ | ضرب کا قاعدہ |
| ٹولی نمبر ۴ | رول نمبر ۴، ۸، ۱۲، ۱۶ | تقسیم کا قاعدہ |


• جماعت میں موجود تمام طلبہ کو چار ٹولیوں میں تقسیم کریں۔ ہر ٹولی دیے گئے جدول کے مطابق متعلقہ متن دوبارہ تلفظ، لب و لہجے اور تاثر کے ساتھ پڑھے۔ سب سے زیادہ موثر طریقے سے پڑھنے والی ٹولی کو دل کھول کر داد دیں۔

| نمبر شمار | ٹولی بنانے کا طریقہ | متن کا حصہ |
|---|---|---|
| ٹولی نمبر ۱ | رول نمبر ۱، ۵، ۹، ۱۳ | جمع کا قاعدہ |
| ٹولی نمبر ۲ | رول نمبر ۲، ۶، ۱۰، ۱۴ | تفریق کا قاعدہ |
| ٹولی نمبر ۳ | رول نمبر ۳، ۷، ۱۱، ۱۵ | ضرب کا قاعدہ |
| ٹولی نمبر ۴ | رول نمبر ۴، ۸، ۱۲، ۱۶ | تقسیم کا قاعدہ |